بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ

۲۲ شعبان ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۲ احسان ۱۳۲۸ ہش – ۲۲ جون ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۴۲

مسئلہ کشمیر کے دو حل ۔ آزادانہ رائے شماری یا تلوار

زندہ دلانِ پنجاب کو وزیر اعظم پاکستان کا خراجِ تحسین

راولپنڈی ۲۱ جون ۔ آج پاکستانی دستوں کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم وزیر دفاع آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان نے کہا کشمیر کا فیصلہ یا تو آزادانہ رائے شماری سے ہو سکتا ہے ۔ یا پھر تلوار اس عقدے کو حل کرے گی ۔ پاکستان مسئلہ کشمیر کا منصفانہ اور پُر امن حل چاہتا ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ وہ یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا ۔ کہ کشمیر کے ۳۲ لاکھ مسلمانوں کو ڈوگرہ راج کے مظالم کا نشانہ بنتا دیکھے ۔ وزیر اعظم نے مغربی پنجاب کے عوام کی اسلامی روایات اور مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں حکومت سے تعاون اور قربانیوں کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے کہا مجھے مغربی پنجاب کا صوبہ دوسرے صوبوں کی طرح عزیز ہے ۔ بلکہ میرے خیال میں اگر مغربی پنجاب اور مشرقی بنگال ترقی کرنا چھوڑ دیں ۔ تو پاکستان کی ترقی رک جائے ۔ آپ نے اپنی تقریر میں مغربی پنجاب کی وزارت اور اسمبلی کو توڑنے کے حالات پر بھی روشنی ڈالی ۔ اور یہ یقین دلانے کے بعد کہ انشاء اللہ آئندہ گرمیوں میں انتخابات ہو جائیں گے ۔ آپ نے فرمایا ان انتخابات میں ووٹ کو ایک مقدس امانت جان کر استعمال کیجئے گا ۔ تاکہ اسمبلی میں وہ لوگ بطور نمائندہ جائیں ۔ جو ذاتی منفعتوں کو چھوڑ کر ملک کی بہبود میں حصہ لیں ۔

مجھے پہلے کوئی یہ بتائے کہ پاکستان و افغانستان میں

مابہ النزاع امور کیا ہیں

کراچی ۱۱ جون ۔ پاکستان و افغانستان کے معاملہ میں کسی عرب ملک کے ثالث بننے کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک اخباری نمائندے سے کہا ثالثی کا سوال اس وقت تک پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو جائے ۔ کہ مابہ النزاع امور کیا ہیں ۔ کیا کوئی مجھے ان اختلافی امور سے آگاہ کر سکتا ہے ۔ جن پر ہم مصر یا کسی اور ملک کو ثالث بنانے کی کوشش کریں ۔ آپ نے کہا ہم نے ان امور کی ٹوہ لگانے کی بے حد کوشش کی ۔ آپ نے بھی بڑے زوروں کا پروپیگنڈا سنا ہوگا ۔ لیکن ان سب کچھ کے پس پردہ کون سی رنجشیں ہیں صاف معلوم نہیں ہو سکا ۔ ان باتوں سے تو صرف مختلف قسم کے قیاس ہی کئے جا سکتے ہیں ۔ آپ نے کہا اب تک صرف یہ کہا گیا ہے ۔ کہ افغانستان ان قبائلیوں کی بہبود چاہتا ہے ۔ وہ ان کے ذاتی امور میں مداخلت نہ کرے گا ۔ اور یہی پاکستان چاہتا ہے ۔ تو پھر تنازعہ کس بات کا ۔ پاکستان نے آج تک ان قبائل کے معاملات میں مداخلت نہیں کی ۔ بلکہ ان علاقوں سے انگریزوں کی متعینہ فوج بھی ہٹا لی ۔ اب وہ پاکستان کے ساتھ جو وابستگی رکھے ہوئے ہیں ۔ یہ ان کے طبعی رجحان کی بناء پر ہے ۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا پاکستان عراق اور شام کے معاملات میں مداخلت کر کے صلح کرانے کی کوشش کرے گا ۔ آپ نے کہا اگر پاکستان کو اس امر کی دعوت دی جائے تو وہ ان دونوں میں خیر سگالی کے جذبات پیدا کرنے کی پوری کوشش کرے گا ۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا مجھے معلوم نہیں کہ پچھلے دنوں اخبارات میں اسلامی ممالک کی جس کانفرنس کا ذکر ہو رہا تھا ۔ حکومت کی طرف سے اس کے لئے کیا کچھ ہو رہا ہے ۔

زرعی کمیٹی کی رپورٹ

ایبٹ آباد ۱۱ جون ۔ آج ایبٹ آباد میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم سرحد نے بتایا زرعی کمیٹی کے تین اجلاس ہو چکے ہیں ۔ آخری اجلاس اگلے ہفتے کو ہوگا ۔ اس کے بعد یہ رپورٹ برائے منظوری مرکز کو پیش کر دی جائے گی ۔

گاندھی جی کے قاتل کی سزا بحال

شملہ ۲۱ جون ۔ گاندھی جی کے قاتل ناتھو رام گوڈسے اور اس کے رفقاء کار نے مشرقی پنجاب ہائی کورٹ میں اپنی سزا کی معافی کے لئے اپیل دائر کر رکھی تھی ۔ ہائیکورٹ نے اسے مسترد کر دیا ۔ اس کے رفقاء کی بھی سزائیں بحال رکھی گئی ہیں ۔ سوائے ایک کے جسے عمر قید کی سزا دی گئی تھی ۔ اور اب اسے بری کر دیا گیا ہے ۔

دفاع کی بجائے عوام کی بہبود پر خرچ کیجئے

لنڈن ۲۱ جون ۔ پاکستان کے وزیر خزانہ نے ایک بیان میں مغربی ممالک پر ایشیائی ممالک کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا اگر یہ ملک ایشیائی ممالک سے ہر قسم کا فائدہ اٹھانے کے بعد ان کی جائز ضرورتوں میں ان کی امداد کا ارادہ کر لیں ۔ تو عالمگیر امن قائم رہ سکتا ہے ۔ بہ سرمایہ داری جس ڈھرے پر ان ممالک میں چل رہی ہے ۔ اس میں اعلیٰ مقاصد کو شامل کر کے خود غرضی کے عنصر کو کم کرنا بے حد ضروری ہے ۔ اب صورت حالات کا تقاضا یہ ہے کہ پرانے نظریات بدل دیئے جائیں ۔ اگر ذاتی منفعتوں کی بنیادیں عوام کو گرا کر استوار کی جاتی رہیں ۔ تو جمہوری اداروں کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی ۔ آپ نے کہا جتنا روپیہ دفاع پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔ اگر اس سے کم عوام پر خرچ کیا جائے ۔ تو عوام ملک کی فلاح و بہبود میں معاون ہو سکتے ہیں ۔ آپ نے کہا پاکستانی عوام گو کم تعلیم یافتہ اور غریب ہیں ۔ لیکن انہیں پاکستان کے روشن مستقبل پر کامل اعتماد ہے ۔ اور وہ اس کی ترقی میں ہمہ تن کوشاں ہیں ۔

آئندہ گرمیوں میں انتخابات

راولپنڈی ۲۱ جون ۔ مغربی پنجاب میں انتخابات کے سلسلے میں مسلم لیگ انکوائری کمیٹی کے صدر شیخ فیض محمد اور ایک رکن چوہدری نذیر احمد خان نے آج وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کی ۔ اس ملاقات کے وقت مغربی پنجاب کے گورنر بھی موجود تھے ۔ بات چیت آئندہ انتخابات کے متعلق ہی ہوتی رہی ۔ وزیر اعظم نے کہا صوبے میں آئندہ انتخابات موسم گرما میں ہوں گے ۔

— لاہور ۲۱ جون ۔ آج سرینگر میں کشمیر کمیشن کا جلسہ ہوا ۔ جس میں کشمیر کے سوال پر بحث کی گئی اور کوئی اعلان نہیں کیا گیا ۔

افغانستان میں پاکستانی قونصل خانہ

کراچی ۲۱ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے گزشتہ ہفتے افغانستان میں جلال آباد کے مقام پر اپنا قونصل خانہ کھول دیا ہے ۔ اس قونصل کے انچارج انڈین پولیٹیکل سروس کے ایک سابق رکن مسٹر ایس ۔ اے خان ہوں گے ۔ آپ بہت جلد اپنے عہدے کا چارج لے لیں گے ۔

ترکی میں سیلاب

انقرہ ۲۱ جون ۔ ترکی کے شمالی صوبے میں ایک خطرناک سیلاب سے ۵ ہزار افراد بے گھر ہو گئے ۔ سیلاب کا یہ طوفان ۱۶ گھنٹے تک رہا ۔ ۴۰ افراد ڈوب گئے اور اسی زخمی ہوئے ۔

مختصرات

کراچی ۲۱ جون ۔ ضروری اشیاء کے تبادلے کے متعلق بین المملکتی کانفرنس شروع ہو گئی ۔ اس کا آج پہلا اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا ۔ بات چیت نہایت دوستانہ ماحول میں ہوتی رہی ۔

برلن ۔ ۲۱ جون برلن میں برطانوی اور امریکی حکام نے اس امر کا اعلان کیا کہ پاکستان کے وزیر صنعت آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن اس ماہ کے آخر میں جرمنی جائیں گے ۔ اور وہاں جرمن فیکٹریوں اور کارخانوں کا معائنہ کریں گے ۔

کراچی ۲۱ جون ۔ واجب الادا رقوم کے سلسلے میں گزشتہ مئی کی کانفرنس میں جو امور رہ گئے تھے ان پر بات چیت کرنے کے لئے کل بین المملکتی کانفرنس سیکرٹریٹ سطح پر شروع ہو جائے گی ۔ پاکستانی وفد کی قیادت سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی کریں گے ۔ اور ہندوستانی وفد کی مسٹر ابید کر فنانشل سیکرٹری ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

سیاسی مُلّا

سیاسی ملا شروع سے ہی اسلام کے ساتھ اس طرح چمٹا آیا ہے جس طرح لکڑی کے ساتھ گھن۔ جب کبھی کوئی اندرونی خلفشار رونما ہوا سیاسی ملا ہمیشہ تیسری پارٹی ہوتا ہے وہ اسلام کو زخمی کرنے کے لئے اپنا خونخوار پنجہ نکالتا ہے اور اس کے پنڈے میں گڑو دیتا ہے۔ جب کبھی مسلمانوں میں اندرونی سیاسی اختلاف رونما ہوتا ہے اور افتراق و تشتت کی آگ بھڑکتی ہے تو یہ اپنی تیل کی کپی لے کر آگے بڑھتا ہے اور فتنہ و فساد کے شعلوں کو تیز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

تاریخ اسلام میں سیاسی ملاؤں کا نام خوارج ہے۔ سیاسی ملاّ کی پیدائش حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے اختلاف کے وقت ہوئی تھی۔ خلافتِ راشدہ کو مٹانے میں سیاسی ملا کا ہاتھ سب سے زیادہ سرگرم نظر آتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے فتنہ و فساد کا دروازہ "قرآنی حکومت" کے مقدس اور مکمل جامہ اسم سے کھولتا ہے اس کے لبوں پر قرآن کریم کی آیات کے ٹکڑے ہوتے ہیں جن کو وہ سیاق و سباق سے جدا کر کے اپنے من گھڑت معنی پہنا لیتا ہے۔

سیاسی ملاّ نے اس زمانے میں نئے روپ میں خروج کیا ہے۔ اس زمانے کے سیاسی ملا نے جو پارٹی لٹریچر شائع کیا ہے اس میں بتایا ہے کہ "ائمۃ الکفر کی طرح (نعوذ باللہ) انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود بھی تلوار سے حکومت قائم کرنا ہے ...." جو جماعت اس من گھڑت نظریات اور تحریفات قرآنی کی قلعی کھولتی ہے وہ دشمنی میں اس کے مقابل آنے سے ڈرتا ہے لیکن اندھیرے میں اس کی پیٹھ میں چھری گھونپنے کی کوشش کرتا ہے۔

سیاسی ملاّ ازلی منافق ہوتا ہے وہ جن افعال کو دوسروں کے لئے لادینی قرار دیتا ہے اپنی ذاتی اغراض کے لئے ان کو جائز قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کا طریق بتاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حکومت کا نام لے کر خود لادینی سیاست کی دلدل میں دھنسا رہتا ہے۔

وہ حقّانی جماعت کو بدنام کرنے کے لئے غلط بیانی۔ افترا پردازی۔ تمسخر استہزا وغیرہ کا فرانہ انداز اختیار کرتا ہے۔ اس کا تمام سرمایہ فقرہ طرازی اور عبارت آرائی ہے۔ وہ اپنی دینداری کا یقین دلانے کے لئے حقانی جماعت کی نقل اتارتا ہے لیکن جس برتن سے کھاتا ہے اسی میں چھید ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔

سیاسی ملا اسلام کی اشاعت میں ہمیشہ سدِ سکندری بنا رہا ہے۔ وہ ہمیشہ اسلام کی تشدّدی توضیح کرتا ہے جس سے دنیا اسلام سے متنفر ہو جاتی ہے۔ قتل مرتد۔ قتال غیر مسائل اسی کے ایجاد بندہ ہیں۔ وہ ہمیشہ اسلام کو خونخواروں کا مذہب ثابت کرتا چلا آیا ہے۔

سیاسی ملاّ ہمیشہ اسلام کا دشمن رہا ہے وہ ہمیشہ اسلام کے ساتھ اس طرح چمٹا آیا ہے جس طرح لکڑی کے ساتھ گھن۔

سیاسی ملا ہمیشہ علمائے حق مجددین اسلام اور عباد اللہ کی مخالفت کرتا چلا آیا ہے کیونکہ وہ سیاسی ملاّ کی تنگ نظری کا طلسم توڑتے ہیں اور اس کے تشدّدی رجحانات کی تردید کرتے ہیں۔

ایک احمدی لڑکی کی شاندار کامیابی

میری بھتیجی عزیزہ طاہرہ بنت ڈاکٹر محمد عمر صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں) میٹرک کا امتحان راجپوتانہ یونیورسٹی شہر جے پور سے فرسٹ ڈویژن میں امسال پاس کیا ہے اور حساب میں اس کو ڈسٹنکشن ملا ہے۔ احباب کرام سے استدعا ہے کہ اس بچی کو اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کیلئے مفید بنائے۔ اور آئندہ اس سے بڑھ کر نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر) محمد زبیر لکھنوی۔ انچارج ٹی۔ بی کلنک کراچی

درخواست دعا

میرے بھتیجے عزیزہ منور احمد (ابن جلال الدین صاحب بنگالی درویش قادیان) کے اوپر دیوار گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار محمد یعقوب کارکن دفتر الفضل

مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں چندہ حفاظت مرکز کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"پس گو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سستی اور غفلت ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ لیکن میرے لئے یہ مشکل امر ہے کہ جماعت کو اس کام کیلئے بار بار توجہ دلاؤں۔ کیونکہ بار بار توجہ دلانے کے یہ معنے ہیں کہ جماعت کو مرکز سے کوئی محبت نہیں۔ امام اسے بار بار توجہ دلا رہا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی توجہ نہیں کرتی۔ اور یہ شرم کی بات ہے میری مثال تو ایسی ہے کہ بولوں تو ماں ماری جائے۔ اور نہ بولوں تو باپ کتا کھائے۔ اگر میں نہیں بولتا تو ہمارے نظریہ کے مطابق قادیان کی تباہی میرے سامنے آجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ تو اسے ضرور بچائے گا لیکن ظاہری حالات سے یہی نظر آتا ہے۔ اور اگر بولتا ہوں تو دشمن کی نظروں میں جماعت ذلیل ہو جاتی ہے۔ ایسے اہم کام میں بار بار تحریک کرنے اور توجہ دلانے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے"

اس اہم کام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ درویشوں کے اخراجات کے علاوہ اور بھی بہت سے اخراجات ہو رہے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے حفاظت مرکز کے وعدے ابھی تک پورے ادا نہیں کئے ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ذیل میں ان احباب کے اسمائے گرامی درج ہیں۔ جن کا وعدہ حفاظت مرکز سو فیصدی ادا ہو چکا ہے۔

۱۷۶۔ ماسٹر محمد روشن صاحب چندرکے ضلع سیالکوٹ
۱۷۷۔ حاجی اللہ بخش صاحب چندرکے گولے "
۱۷۸۔ چوہدری ابراہیم صاحب غانا نوالی میانوالی "
۱۷۹۔ نذیر احمد صاحب " " "
۱۸۰۔ غلام حیدر صاحب " " "
۱۸۱۔ محمد یوسف صاحب " " "
۱۸۲۔ ڈاکٹر لال الدین صاحب ہیڈ مرالہ "
۱۸۳۔ ولی داد صاحب مرالہ "
۱۸۴۔ اہلیہ صاحبہ غلام احمد صاحب مرالہ "
۱۸۵۔ والدہ صاحبہ " " "
۱۸۶۔ رحیم بخش صاحب میانی ڈوگراں "
۱۸۷۔ سردار احمد صاحب " " "
۱۸۸۔ راج بی بی صاحبہ " " "
۱۸۹۔ میاں نور الحسن صاحب کوٹلی ہرنارائن "
۱۹۰۔ میاں اللہ دتا صاحب عہدی پور ضلع سیالکوٹ
۱۹۱۔ عبد اللہ صاحب بکرال " "
۱۹۲۔ محمد الدین صاحب " "
۱۹۳۔ میاں محمد رمضان صاحب " "
۱۹۴۔ محمد حنیف صاحب " "
۱۹۵۔ محمد الدین صاحب میانی نانو "
۱۹۶۔ فیض احمد ولد خوشی خان صاحب ڈیپٹی کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ
۱۹۷۔ ملک امام دین صاحب ولد گلاب دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ
۱۹۸۔ ملک سراجدین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ
۱۹۹۔ عبد الغنی صاحب " "
۲۰۰۔ احمدالدین صاحب معہ اہلیہ " "

نظارت بیت المال

امسال میٹرک پاس کرنیوالے واقفین زندگی طلباء

امسال جن طلباء نے میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ انہیں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ فوراً انٹرویو کے لئے ربوہ تشریف لے آئیں۔ تاکہ ان کی آئندہ تعلیم اور انتخاب کے متعلق جلد از جلد کارروائی کی جا سکے۔ طلباء کو چاہیئے۔ کہ فوری توجہ دیں تا کہ کالجوں میں داخلہ کا وقت نکل نہ جائے۔ نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

گھر بیٹھے دین کی خدمت کا موقعہ

نظارت بیت المال کو ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو اپنے ہاں رہتے ہوئے روزانہ پندرہ منٹ صرف بیت المال کے کام کو دے سکیں۔ جو کام دیا جائے گا۔ ہر دوست کی قابلیت کے لحاظ سے دیا جائے گا۔ اور اسی جماعت یعنی شہر یا گاؤں میں دیا جائے گا۔ جہاں وہ صاحب رہائش پذیر ہوں گے۔ وہ احباب جنہیں حساب و کتاب کا خاص شوق ہو۔ اس اعلان کے خاص مخاطب ہیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

سید عبد الحمید صاحب ولد سید عنایت شاہ صاحب لدھیانوی جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ یہ اعلان اگر ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کی نظر سے گزرے۔ تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

رمضان آتا ہے رمضان!

ابھی سے خاص دعاؤں کی عادت ڈالو

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اس سال جب میں نے شعبان کی پہلی رات کا چاند دیکھا۔ تو اس وقت دعا کرتے ہوئے میں نے یہ ارادہ بھی کیا تھا۔ کہ میں انشاء اللہ العزیز شعبان کے شروع میں ہی رمضان کی برکات کی طرف دوستوں کو توجہ دلا کر دعاؤں کی تحریک کروں گا۔ اور شریعت اسلامی کے اس نفسیاتی نکتہ کی طرف بھی توجہ دلاؤں گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اس نے ہر بڑے نیک عمل کے آگے اور پیچھے پہرہ دار مقرر کر رکھے ہیں۔ تا کہ نیک عمل کے مرکزی نقطہ کو توجہ کے انتشار سے بچایا جائے مگر افسوس ہے کہ میں شروع شعبان میں اپنی اس خواہش کو پورا نہیں کر سکا۔ کیونکہ اول تو آجکل بعض نامعلوم کبھی وجہ سے مضمون نویسی کی طرف طبیعت اس قدر مائل نہیں جس قدر کہ گزشتہ سال مائل تھی۔ اور دوسرے میں گزشتہ دنوں میں درد نقرس اور بخار وغیرہ کی وجہ سے بیمار بھی رہا ہوں۔ اور کچھ پریشانیاں بھی لاحق رہی ہیں۔ اس لئے گو شعبان کا ابتدائی حصہ گزر چکا ہے۔ اور اب گویا رمضان کی آمد آمد ہے۔ میں یہ مضمون مختصر طور پر لکھ کر دوستوں کے فائدہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ میری غرض اس مضمون میں رمضان کی عام برکات کی طرف توجہ دلانا نہیں بلکہ مخصوص طور پر دعاؤں کی طرف توجہ دلانا اصل مقصد ہے۔

جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ اسلام کا یہ ایک زرّین اصول ہے۔ اور یہ اصول دراصل ایک اہم نفسیاتی فلسفہ پر مبنی ہے۔ کہ وہ ہر نیک کام کے مرکزی نقطہ کو محفوظ کرنے کے لئے اس کے دونوں پہلوؤں کی طرف پہرہ دار کھڑے کر دیتا ہے۔ تا کہ انسان کو توجہ کے انتشار سے بچایا جا سکے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ جب انسان کسی کام میں داخل ہوتا ہے۔ تو وہ فوراً ہی اس کام میں اپنی پوری توجہ نہیں جما سکتا۔ بلکہ کچھ وقت کی کوشش کے بعد توجہ کے جمانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ اسی طرح جب وہ کسی کام سے فارغ ہونے لگتا ہے۔ تو فارغ ہونے کے وقت سے کچھ عرصہ پہلے ہی اس کی توجہ اکھڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال ایک ریل گاڑی کی سی سمجھنی چاہیئے۔ جو پوری رفتار پکڑنے سے پہلے لازماً کچھ وقت تک آہستہ چلنے پر مجبور رہتی ہے۔ اور اسی طرح رکنے سے قبل بھی کچھ عرصہ پہلے سے اپنی رفتار کو دھیما کر دیتی ہے۔ پس اگر انسانی فطرت کے اس خاصہ کو دیکھتے ہوئے خدا تعالےٰ نیک اعمال کے پہلوؤں میں پہرہ دار مقرر نہ کرتا۔ یعنی دوسرے الفاظ میں فرائض کے دونوں طرف سنتیں مقرر نہ کی جاتیں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ فرائض کا کچھ حصہ شروع میں اور کچھ حصہ آخر میں توجہ کے انتشار کی وجہ سے ضائع چلا جاتا۔ پس ہماری پر حکمت شریعت نے فرائض کے سارے حصہ کو کامل صورت میں برقرار رکھنے کے لئے یہ تدبیر اختیار کی ہے۔ کہ اس کے دونوں پہلوؤں میں سنتوں کے پہرہ دار کھڑے کر دیئے ہیں۔ تا کہ توجہ کے انتشار والا حصہ فرائض والے وقت پر اثر انداز ہونے کی بجائے سنتوں والے حصہ میں مدغم ہو کر رہ جائے۔ اور فرائض والے حصہ میں کسی قسم کا رخنہ نہ پیدا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ فرض نمازوں کے شروع میں سنتیں زیادہ کر دی گئی ہیں۔ تا کہ انسان سنتوں والے حصہ میں اپنی توجہ کو جما سکے۔ اور پھر جب فرض والا حصہ آئے۔ تو وہ کامل توجہ کے ساتھ اسے ادا کرنے پر قادر ہو۔ اسی طرح فرض نمازوں کے آخر میں سنتیں اس غرض سے رکھی گئی ہیں۔ تا کہ فارغ ہونے کے وقت سے قبل جو انتشار پیدا ہوتا ہے۔ وہ فرائض والے حصہ میں پیدا ہونے کی بجائے سنتوں والے حصہ کی طرف منتقل ہو جائے۔ اس پر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ ساری نمازوں کے آگے پیچھے تو سنتیں نہیں رکھی گئیں۔ بلکہ بعض نمازوں کے دونوں طرف رکھی گئی ہیں۔ اور بعض کے ایک طرف رکھی گئی ہیں۔ اور بعض کے کسی طرف بھی رکھی نہیں گئیں؟ سو یہ درست ہے لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو یہ صورت خود اپنی ذات میں شریعت اسلامی کے ایک دوسرے کمال کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اور وہ یہ کہ شریعت اسلامی نے سنتوں کے مقرر کرنے میں ہر نماز کے وقت کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ جو نماز ایسے وقت میں آتی ہے۔ کہ اس کے دونو طرف دنیوی کاروبار کی غفلت کا غلبہ ہوتا ہے۔ تو ایسی نماز کے دونوں طرف سنتیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ اور اگر کوئی ایسی نماز ہے۔ کہ جس کے شروع میں غفلت کا وقت ہوتا ہے۔ تو اس سے پہلے سنتیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ اسی طرح جس نماز کے بعد میں غفلت کا وقت آتا ہے۔ اس کے آخر میں سنتیں مقرر کر دی گئی ہیں وعلیٰ ھذا القیاس۔ اور بعض نمازوں میں امتحان کے پہلو کو غالب رکھ کر صرف تنبیہہ کر دی گئی ہے۔ کہ اس نماز کا خاص خیال رکھو۔ میں اس نکتہ کو دانستہ زیادہ نہیں کھولتا کیونکہ اول تو یہ اس کا موقعہ نہیں۔ اور دوسرے دوستوں کو خود غور کی عادت پیدا کرنی چاہیئے مگر بہرحال سنتوں کے مقرر کرنے میں اصول وہی مدنظر ہے۔ جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

یہی اصول رمضان کی عبادت میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ چونکہ خدا تعالےٰ کا یہ منشاء ہے کہ مسلمان رمضان کے سارے مہینہ کو کامل روحانی توجہ کی حالت میں گزاریں۔ اس لئے شریعت نے کمال دانشمندی کے ساتھ رمضان کے دونوں پہلوؤں پر نفلی روزوں کے پہریدار کھڑے کر دیئے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نفلی روزوں کے تعلق میں سب سے زیادہ زور شعبان اور شوال کے روزوں پر دیا کرتے تھے۔ یعنی عموماً شعبان کا بیشتر حصہ نفلی روزوں میں گزارتے تھے۔ اور اسی طرح عید کے بعد بھی شوال کے چھ روزے رکھا کرتے تھے۔ اس میں بھی یہی بھاری حکمت مدنظر تھی۔ کہ اصل رمضان کے مہینہ کو توجہ کے انتشار سے بچایا جائے۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ نفسی کو ذاتی طور پر توجہ کے انتشار کا خطرہ تھا۔ کیونکہ حق یہ ہے کہ آپ کو خدا تعالےٰ نے وہ عظیم الشان فطری انجن عطا کیا تھا۔ جو پہلے قدم پر ہی پوری رفتار پکڑ لیتا تھا۔ اور جسے رکنے سے قبل بھی رفتار دھیمی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی۔ مگر چونکہ آپ نے اپنی امت کے لئے ایک سبق اور نمونہ بننا تھا۔ اس لئے آپ نے مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کے لئے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ اہم نیک کاموں کے دونو طرف سنتوں اور نوافل کے پہرہ دار مقرر فرما دیئے۔ تا کہ ان کے نیک اعمال کا مرکزی نقطہ ہر دو جانب توجہ کے انتشار سے محفوظ رہے۔

اس اصولی تشریح کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گو دعا مومن کی ہر عبادت کا مرکزی نقطہ ہے۔ اور اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ۔

الدعاء مخ العبادة

"یعنی دعا ہر عبادت کا گودا اور اس کے اندر کی جان ہے۔"

لیکن بعض ایام کو دعاؤں کے ساتھ خاص خصوصیت ہوتی ہے۔ اور ان میں سے رمضان کا مہینہ بھی ایک ممتاز زمانہ ہے۔ چنانچہ رمضان کے تعلق میں اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ:-

واذا سالک عبادی عنی
فانی قریب اجیب دعوۃ الداع
اذا دعان فلیستجیبوا لی
ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون

"یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق رمضان کے بارہ میں دریافت کریں تو تُو ان سے کہہ دے کہ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے بہت ہی قریب ہو جاتا ہوں۔ اور ان دعا کرنے والوں کی دعاؤں کو خصوصیت سے قبول کرتا ہوں۔ جو مجھے اپنی توجہ کا مرکز بنا کر مجھ سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جب وہ مجھ سے اپنی دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہیں۔ تو میری پکار پر بھی کان دھریں۔ اور مجھ پر سچا ایمان لائیں۔ کیونکہ یہی ان کی کامیابی اور بامرادی کا واحد ذریعہ ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے رمضان کی یہ بھاری خصوصیت بیان کی ہے۔ کہ اس بابرکت مہینہ میں خدا تعالےٰ خصوصیت کے ساتھ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی نہایت لطیف رنگ میں یہ اشارہ بھی کر دیا گیا ہے۔ کہ دعاؤں کی قبولیت میں خدا تعالےٰ نے دوستی کا اصول مقرر کر رکھا ہے۔ کہ اگر ایک مومن چاہتا ہے کہ خدا اس کی دعا کو سنے۔ تو اس پر بھی یہ لازم ہے۔ کہ وہ خدا کی پکار کو سنے۔ تا کہ سننے اور سنانے دونوں کا عمل جاری رہے۔ اور یہی وہ عظیم الشان روحانی نکتہ ہے۔ جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا توجہ دلایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ دعاؤں کے معاملے میں خدا مومنوں کے ساتھ دوستی کا انداز رکھتا ہے۔ کہ کبھی ان کی سنتا ہے۔ اور کبھی اپنی سناتا ہے۔ وہ شخص ہرگز دوست کہلانے کا حقدار نہیں سمجھا جا سکتا۔ جو اپنے

دوست سے تو یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اسکی بات سنے مگر خود اپنے دوست کی بات سننے اور ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

پس جب رمضان کا مہینہ مخصوص دعاؤں کا مہینہ ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس مہینہ کے متعلق مخصوص طور پر قبولیت کا وعدہ بھی فرمایا ہے تو پھر کیا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو اس مبارک مہینہ کو پاتا ہے مگر پھر بھی یا تو خدا کے سامنے اپنا دامن پھیلانے کی طرف توجہ نہیں دیتا اور یا اپنی بدقسمتی سے خالی جھولی لے کر ہی واپس لوٹ آتا ہے اور واپس بھی کس ہستی کے دربار سے لوٹتا ہے کہ جس کے متعلق ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفرا ۔

یعنی "اے مسلمانو! تمہارا رب شرمیلا اور بخشش کرنے والا آقا ہے وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ جب کوئی بندہ اس کے سامنے دعا کیلئے ہاتھ پھیلائے تو وہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے"۔ اللہ اللہ کتنی محبت اور شفقت کا کلام ہے مگر کتنے ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں؟

پس دوستوں کو چاہئیے کہ گو شعبان کا بیشتر حصہ گذر چکا ہے لیکن وہ پھر بھی ابھی سے خاص دعاؤں کی طرف توجہ دیں تاکہ جب رمضان کا چاند اپنی گوناگوں برکتوں کے ساتھ نمودار ہو تو وہ ہماری روحانی توجہ کو کمال کی حالت میں پائے اور اسی طرح رمضان کے بعد بھی چند دن دعاؤں کے خاص پروگرام کو جاری رکھیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ رمضان کے اختتام سے پہلے ہی ان کی توجہ میں انتشار کی کیفیت پیدا ہونی شروع ہو جائے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ:

شد مئزرہ واحیا لیلہ

"یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں اپنی کمر کو کس لیتے تھے اور ایسی توجہ کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی عبادت فرماتے تھے کہ گویا آپ کی راتیں بھی زندہ ہو جاتی تھیں"۔

یہ راتوں کے زندہ ہونے کا محاورہ غالباً حضرت عائشہ صدیقہ کی اپنی ایجاد ہے لیکن کیا ہی لطیف اور پاکیزہ ایجاد ہے کیونکہ اس میں اس لطیف حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ گو رات کا وقت خصوصیت سے غفلت اور تاریکی کا وقت ہوتا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسے بھی روحانی نور کی زبردست کرنوں سے منور اور زندگی کی پرزور لہروں سے متموج بنا لیتے تھے۔ گویا آپ خود تو کامل طور پر زندہ تھے ہی مگر آپ کی روحانی توجہ سے رات جیسی مردہ اور تاریک گھڑی بھی روشن اور زندہ ہو جاتی تھی۔

مگر ضروری ہے کہ دعا محض رسمی رنگ میں نہ کی جائے بلکہ دلی تڑپ اور سچے سوز و گداز کے ساتھ خدا کے سامنے ہاتھ پھیلائے جائیں۔ دیکھو اس فقیر پر کسی شخص کو رحم نہیں آتا جو اپنی گردن اکڑائے ہوئے اور ادھر اُدھر کے نظاروں کا تماشا کرتے ہوئے کوئی سوال کا کلمہ زبان پر لے آتا ہے اور پھر منہ پھلائے ہوئے آگے نکل جاتا ہے بلکہ صرف اسی سوالی کے دامن میں بھیک ڈالی جاتی ہے جس کے متعلق وہ شخص جس سے سوال کیا گیا ہو محسوس کرتا اور یقین رکھتا ہے کہ یہ شخص بالکل بے بس اور بے کس ہو کر میرے سامنے آ گرا ہے اور اگر میں اسے سہارا نہیں دوں گا تو وہ گر کر خاک میں مل جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دعا کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ سچی دعا وہ ہے جس پر پنجابی کی یہ مثل صادق آتی ہے کہ:

جو منگے سو مر رہے ۔

مرے سو منگن جائے ۔

"یعنی سوال کرنا ایک موت کی کیفیت چاہتا ہے اور دراصل سوال کی حقیقی حاجت بھی ایک گونہ موت کا نتیجہ ہوا کرتی ہے"۔

بہر حال میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ امتحانوں اور ابتلاؤں کے دن ہیں۔ انہیں چاہئیے کہ ان ایام کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں میں گذاریں اور خدا کے دامن کو ایسی مضبوطی کے ساتھ پکڑیں اور پھر ایسی تڑپتی ہوئی روح کے ساتھ اسے جنبش دیں کہ خدا کا عرش حرکت میں آ جائے اور اس کی رحمت ہمیں اس طرح اپنے دامن میں چھپا لے جس طرح ایک مرغی کا بچہ اپنی ماں کے پروں میں چھپ جاتا ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ دعائیں کیا کی جائیں۔ سو گو میں نے ذاتی طور پر آج تک کبھی اپنی کسی دنیوی غرض کے لئے دعا نہیں کی سوائے اس کے کہ کوئی بظاہر ایسا دنیوی امر پیش آ جائے جس کی تہ میں دینی غرض مخفی ہو۔ لیکن طبیعتیں اور مذاق مختلف ہوتے ہیں اور شریعت انسانی فطرت کو دبانے کے لئے نہیں آئی بلکہ زندہ رکھنے کے لئے آئی ہے۔ پس جس شخص کو جو بھی ضرورت درپیش ہے وہ اس کے لئے دعا مانگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہانتک فرمایا ہے کہ اگر تمہاری جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاتا ہے تو وہ بھی خدا سے مانگو۔ لیکن اس میں شبہ نہیں اور موجودہ حالات کا یہی تقاضا ہے کہ ہماری بیشتر دعائیں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور جماعت کی بحالی اور احمدیت کے مقاصد کے حصول کے لئے وقف ہونی چاہئیں۔ میں نے عرصہ ہوا بخاری کی یہ حدیث پڑھی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے زیادہ دعا یہ مانگا کرتے تھے کہ:

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

"یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنات عطا کر اور آخرت میں بھی حسنات عطا کر اور ہمیں ہر قسم کی آگ کے شر سے محفوظ رکھ"۔

میں نے جب یہ حدیث پڑھی تو میرے دل میں یہ بات کھٹکی کہ جب میرے جیسے کمزور اور گناہگار انسان نے آج تک اپنی کسی دنیوی غرض کے لئے دعا نہیں کی (سوائے شاید ایک دفعہ کے جبکہ غفلت کی حالت میں میرے منہ سے ایک کلمہ نکل گیا تھا اور خدا نے اس پر تنبیہ فرمائی تھی کہ ان باتوں کی طرف توجہ مت دو) تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان اور رفیع الدرجات ہستی کے متعلق یہ کس طرح کہا گیا ہے کہ آپ سب سے زیادہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ مجھے دنیا کی نعمتیں بھی ملیں اور آخرت کی نعمتیں بھی ملیں۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی آتے ہیں کہ:

الفقر فخری

"یعنی دنیا کی نعمتوں سے خالی ہاتھ ہونا میرے لئے باعث فخر ہے"۔

پس جب میں نے حدیث میں یہ پڑھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ خدایا مجھے دنیا کی نعمتیں بھی عطا کر اور آخرت کی نعمتیں بھی عطا کر تو میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ یہ کیا بات ہے اور آنحضرت صلعم نے اس قسم کی دعا کی طرف کیوں زیادہ توجہ دی ہے؟ لیکن جب میں نے اس دعا کے الفاظ پر غور کیا تو گویا میری آنکھیں کھل گئیں اور مجھے سمجھایا گیا کہ کم از کم آنحضرت صلعم کے متعلق اس دعا کے ہرگز وہ معنی نہیں ہیں جو عام طور پر سمجھے جاتے ہیں یعنی یہ کہ "مجھے دنیا کی حسنات بھی دے اور آخرت کی حسنات بھی دے"۔ بلکہ اس دعا کے یہ معنی ہیں کہ "جو دینی اور روحانی حسنات دنیا میں مل سکتی ہیں وہ مجھے دنیا میں عطا کر اور جو دینی اور روحانی حسنات آخرت کے لئے مقدر ہیں وہ مجھے آخرت میں عطا کر"۔ اور دراصل اگر غور کیا جائے تو اس دعا کے الفاظ بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ الفاظ یہ نہیں ہیں کہ حسنة الدنیا (یعنی دنیا کی نعمت) بلکہ الفاظ یہ ہیں فی الدنیا حسنة (یعنی دنیا میں ملنے والی نعمت) جس کے یقیناً یہی معنی ہیں اور یہی معنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق ہیں کہ وہ دینی اور روحانی حسنات جو دنیا میں مل سکتی ہیں وہ مجھے دنیا میں عطا کر اور جو حسنات آخرت کے لئے مقدر ہیں وہ مجھے آخرت میں عطا کر۔

لیکن جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے لوگوں کے درجے مختلف ہوتے ہیں اور ضروریات کا میدان بھی مختلف ہوتا ہے اور بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی ضرورت اس شدت کے ساتھ پیش آتی ہے کہ عام انسان اس کی طرف توجہ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک وہ اس طرف توجہ نہ دے اس کے دل کا بوجھ نہیں اترتا اور طبیعت میں انتشار کی کیفیت رہتی ہے اس لئے ہماری شریعت نے ہر قسم کی دعا کی اجازت دی ہے بلکہ جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں آنحضرت صلعم نے تو مختلف قسم کی طبیعتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہانتک فرمایا ہے کہ اگر تمہاری جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاتا ہے تو وہ بھی خدا سے مانگو۔ پس میں دوستوں کو یہ تحریک تو ہرگز نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی ذاتی دعاؤں کو بھلا دیں (گو اگر ذاتی دعاؤں میں بھی دینی غرض مدنظر رکھ سکیں تو یہ بہت بابرکت ہوگا) مگر میں یہ تحریک ضرور کروں گا کہ موجودہ ابتلاؤں اور امتحانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ دینی اور قومی دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اور میرے خیال میں زیادہ قابل توجہ دینی اور قومی دعائیں یہ ہیں:-

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا جو دراصل دوسرے الفاظ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کی دعا ہے۔ کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ درود میں کتنی برکت ہے۔ اور کتنی لذت۔ ہاں ہاں کتنی برکت ہے اور کتنی لذت بشرطیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان احسانوں اور افضال کو سامنے رکھکر درود پڑھا جائے اور اس کثرت سے پڑھا جائے کہ اسکی شیرینی اور ٹھنڈک سے دل و زبان سیراب ہو جائیں۔

(۲) درود کے علاوہ بھی اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کی جائیں۔ کاش کم از کم ہماری جماعت کو اس بات کا پورا پورا احساس ہوتا کہ اگر دنیا کی ساری نعمتیں ہمارے قدموں پر لا ڈالی جائیں۔ مگر اسلام اور احمدیت کو ترقی حاصل نہ ہو تو وہ کچھ بھی نہیں لیکن اگر اسلام اور احمدیت کو ترقی حاصل ہو جائے۔ اور ہمیں ذاتی طور پر دنیا کی نعمتوں سے کوئی حصہ نہ ملے۔ تو وہ ہمارے لئے سب کچھ ہے۔

(۳) قادیان کی کامل بحالی اور مرکز ربوہ کے قیام اور مضبوطی کے لئے دعائیں کی جائیں بعض ناسمجھ لوگ ان دعاؤں کو متضاد خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہرگز متضاد نہیں۔ بلکہ ایک ہی مقصد کی حامل ہیں بلکہ درحقیقت ربوہ کا قیام قادیان کے حصول کے لئے ایک قدم ہے جو خدا کی طرف سے مقدر ہو چکا ہے۔ ہمارا دائمی مرکز یقیناً قادیان ہے۔ اور وہ ہمیں مل کر رہے گا۔ ہنسنے والے بیشک ہنسیں مگر کاش وہ اپنی اس ہنسی کے ساتھ ہماری یہ بات بھی نوٹ کر لیں کہ قادیان ہمیں ضرور مل کر رہے گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ قادیان

خدا کے رسول کی تخت گاہ ہے اور تخت گاہِ رسول پر کوئی دشمن قوم زیادہ دیر تک اس رنگ میں قابض نہیں رہ سکتی۔ مگر جب تک قادیان ہمیں نہیں ملتا جماعت کے شیرازہ اور تنظیم کو ایک قائمقام مرکز پر جمع رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ قادیان کی بحالی کے ساتھ لازم و ملزوم۔

(۴) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ کی درازی عمر اور آپ کے کاموں میں خدائی نصرت اور برکت اور رحمت کے لئے دعائیں کی جائیں۔ امام جیسے صرف ایک انسان ہوتا ہے اور فانی۔ اور جماعت ایک دائمی چیز ہے۔ مگر جس وجود کے ذریعہ جماعت کا شیرازہ خاص طور پر متحد ہوا ہو۔ اس میں خدا نے بے انتہا برکت رکھی ہوتی ہے۔

(۵) جماعت کے ان مبلغین کے لئے خواہ وہ آنریری ہیں یا تنخواہ دار جو دنیا کے مختلف حصوں میں تبلیغ و تعلیم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ دعائیں کی جائیں۔ نہ صرف ان کے مقاصد کی کامیابی کے لئے بلکہ ان کی ذات اور خاندانوں کے لئے بھی ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔

(۶) سلسلہ کے مرکزی اور مقامی کارکنوں کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح طریق پر اور پاک نیت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کی خدمت کو سلسلہ کے لئے ترقی اور مضبوطی کا ذریعہ بناتے۔

(۷) ان دوستوں کے لئے دعائیں کی جائیں۔ جو اس وقت مختلف قسم کی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے قادیان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور اپنے پاک نمونہ اور مخلصانہ دعاؤں کے ذریعہ جماعت کے لئے برکت اور سرفرازی کا موجب بن رہے ہیں۔

(۸) ان کمزور لوگوں کے لئے بھی دعائیں کی جائیں جن کے قدموں کو ابتلاؤں نے ڈگمگا دیا ہے۔ اور وہ موجودہ مصائب کی آندھی کو برداشت نہ کرتے ہوئے اس رستہ کو قولاً یا عملاً چھوڑنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ جو خدا نے دنیا کی نجات اور ترقی کے لئے مقدر کر رکھا ہے وہ ایک دن ضرور نادم ہو کر پکاریں گے کہ انا کنا خاطئین لیکن کاش وہ ندامت کے وقت سے پہلے ہی ٹھوکر سے بچ جائیں۔ اور مصیبت کے وقت میں بے وفائی کے داغ سے اپنا منہ کالا نہ کریں۔

(۹) سلسلہ کے نوجوانوں یعنی جماعت کی آئندہ نسل کی اصلاح اور ترقی کے لئے دعائیں کی جائیں۔ یہ دعائیں بھی نہایت ضروری ہیں۔ کیونکہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ بلکہ کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ جبکہ اسکی اگلی نسل اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل نہ ہو۔ جو اس کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ اور ہمارے موجودہ ابتلاء نے تو نوجوانوں کے لئے کئی قسم کے خطرے کے سامان بھی پیدا کر رکھے ہیں۔

(۱۰) پھر حکومت پاکستان کے استحکام اور مضبوطی کے لئے بھی دعائیں کی جائیں کیونکہ اول تو علاوہ عام اسلامی ہمدردی کے ہم لوگ اس حکومت کے ماتحت رہتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ اس کی مضبوطی کے لئے خدا سے دعائیں کرتے رہیں۔ اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مشہور الہام کہ۔

غلبت الروم فی ادنی الارض
وھم من بعد غلبھم سیغلبون

اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جماعت کے بعض مسائل کا حل بھی اس حکومت کی مضبوطی کے ساتھ وابستہ ہے۔

خدا کرے کہ ہماری دعائیں خدا کے حضور قبولیت کا شرف حاصل کریں اور ہم اس کی رحمت کو قریب تر لا کر اس مقصد کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوں جو ہمارے لئے مقدر کیا گیا ہے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد آف قادیان
حال رتن باغ لاہور ۹/۶/۱۹۴۹

قادیان کے مستحق درویشوں کی امداد

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

سابقہ اعلانات کے تسلسل میں لکھا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل مزید اصحاب نے قادیان کے درویشوں اور ان کے مستحق رشتہ داروں کی امداد کے لئے مندرجہ ذیل رقوم عنایت فرمائی ہیں جزاھم اللہ خیراً

(۱) میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب سیالکوٹ	۴۰ ــــ ۰ ــــ ۰
(۲) آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈنگوی ایمن آباد	۲۰ ــــ ۰ ــــ ۰
(۳) صاحبزادی امتہ الحمید بیگم صاحبہ آف قادیان حال جودھامل بلڈنگ لاہور	۲۰ ــــ ۰ ــــ ۰
(۴) اہلیہ صاحبہ عبد المجید صاحب ڈی ایس پی پشاور	۱۰ ــــ ۰ ــــ ۰
(۵) مرزا رمضان علی صاحب پشاور	۲ ــــ ۰ ــــ ۰
(۶) سلیمہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم حیدرآباد دکن	۵۰ ــــ ۰ ــــ ۰
(۷) خانصاحب بابو برکت علی صاحب سابق ناظر بیت المال حال راولپنڈی	۳۰ ــــ ۰ ــــ ۰
(۸) ڈاکٹر حافظ عبد الجلیل صاحب لاہور	۲۵ ــــ ۰ ــــ ۰
(۹) عبد الرحیم صاحب مالک فرم مولوی کلاتھ ہاؤس (دیر صاحب اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں)	۵ ــــ ۰ ــــ ۰
(۱۰) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی منڈی مرید کے	۵ ــــ ۰ ــــ ۰
میزان	۱۹۷ ــــ ۰ ــــ ۰

اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ اس کے علاوہ ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان نے اپنے بچہ کی پیدائش پر قادیان میں عقیقہ کرانے کے لئے مبلغ ۵۰/۰ ارسال کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

اب رمضان کا مہینہ آرہا ہے اور اسکے بعد عید ہوگی۔ جن دوستوں نے قادیان کے درویشوں کی امداد کے لئے یا ان کے ایسے رشتہ داروں کی امداد کے لئے جو پاکستان میں بے سہارا پڑے ہیں۔ کوئی رقم بھجوانی ہو۔ وہ جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں

(مرزا بشیر احمد آف قادیان۔ رتن باغ لاہور) ۲۱/۶/۱۹

ہماری تبلیغی جدوجہد

(رپورٹ ماہ مئی ۱۹۴۹ء)

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۸۹ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ نو مبایعین میں سے مبلغین سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ ۲۷ احباب جماعتہائے احمدیہ کے ذریعہ و باقی ۶۲ نو مبایعین خود اپنی تحقیق کی بناء پر احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعتہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں موئیں کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

انچارج جمعیت

تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی شاہ ولی صاحب سابق ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول بانگلی منسل ہائیڈری ضلع ہزارہ	۱
محمد سلیم صاحب صدر انجمن حاجی پورہ سیالکوٹ	۱
چوہدری شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال۔	۲
غلام رسول صاحب نائب امیر جماعت سرگودھا	۱
سید محمد شاہ صاحب کورنگام کشمیر	۱
محترمہ والدہ صاحبہ مولوی اسد اللہ ظفر صاحب مبلغ۔	۱
محمد ملک صاحب پریذیڈنٹ جماعت نوکوٹ سندھ	۱
عبداللہ صاحب سیکرٹری انور ... ظفر وال ضلع سیالکوٹ	۱
مولوی غلام رسول صاحب مبلغ ہیڈ بارہ ضلع لاہور	۴
ماسٹر حمید احمد صاحب سپاہی مبلغ حلقہ سلانوالی ضلع سرگودھا	۱
محمد محسن خان صاحب مبلغ حلقہ کرڈاپلی کٹک اڑیسہ	۳
مولوی عبد الرحمن صاحب مبلغ دانہ ضلع ہزارہ	۱
عبد الواحد صاحب مبلغ کبیر والہ ضلع ملتان	۱
شریف احمد صاحب مبلغ کرتو ضلع شیخوپورہ	۱
مولوی اسد اللہ ظفر صاحب المعروف شیر محمد صاحب مبلغ حلقہ سکھوکا ادو ضلع شیخوپورہ۔	۱
سید مہتاب شاہ صاحب مبلغ حلقہ کھوتلہ ضلع سرگودھا	۱

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
عبد الرحیم صاحب عارف مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہڑپہ ضلع منٹگمری	۳
نور محمد صاحب مبلغ 93/6.R ضلع بہاولپور	۶
سید اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بنگال۔	۳
چوہدری محمد منشی خان صاحب مبلغ تجروڈ ضلع سیالکوٹ	۱
میاں وحید علی صاحب ناصر مبلغ چک شیرکا ضلع لاہور۔	۱

نظارت بیت المال کو کارکنان کی ضرورت

نظارت بیت المال میں مستقل اور عارضی کارکنان کی اشد ضرورت ہے ایسے احباب جو حسابی قابلیت رکھتے ہوں اور سلسلہ کی خدمت ان کے مدنظر ہو۔ صرف وہی حضرات اپنے نام پیش فرمائیں۔ وہ احباب جو ملازمت کے خواہاں ہوں وہ اپنے نام نہ بھجوائیں۔ کیونکہ یہاں تنخواہ وغیرہ نہیں ملکہ صرف گذارے کی صورت ہے۔ کیا پاکستان کی جماعتوں سے ۳۰ ایسے نوجوان سامنے نہیں آئیں گے جو محض گذارہ لے کر وہ گذارہ جس سے صرف روٹی پانی چل سکے سلسلہ کی خدمت کریں۔ گذاروں کی شرح بغرض اطلاع درج ذیل ہے

(۱) میٹرک پاس کیلئے ۳۰/- ماہوار۔ اور ۱۴ مہنگائی الاؤنس ملے گا۔ ہر سال دو روپیہ ترقی دی جایا کرے گی جتنی کہ بیاس ہو جائیں۔ اس کے بعد ترقی حسب رپورٹ افسران ہوگی (۲) گریجوایٹ احباب کو ۵۰/- سے ۱۰۰/- علاوہ مہنگائی الاؤنس جو ۱۴ روپے ہوگا دیا جایا کرے گا۔ نظارت بیت المال ربوہ

مومن اور منافق میں مابہ الامتیاز

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائم مقام ناظر اعلیٰ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں اور منافقوں کی بہت سی علامات بیان کی ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک انسان اپنے متعلق بآسانی فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ مومن ہے یا منافق۔ مومنوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں۔ اور انہیں جنت دینے کا وعدہ کیا ہے پس حقیقی مومن اس سودے کو ہر وقت اور ہر حال میں قائم رکھتا ہے۔ اور خدا کے دین کے لئے جب جانی یا مالی جہاد کی ضرورت پڑے تو وہ ضرورت کے مطابق بشاشت قلبی سے جہاد میں حصہ لیتا ہے۔ اور اپنے اس عہد پر جو اس نے خدا سے کیا ہے۔ قائم رہتا ہے۔ لیکن منافق اپنے عہد کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور اگر ایک حد تک اسے پورا بھی کرتا ہے۔ تو وہ بشاشت قلبی سے نہیں بلکہ تنگی دل سے کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ منافقوں کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ وہ نماز کے لئے نہیں آتے۔ مگر اس حال میں کہ وہ سست ہوتے ہیں۔ اور کسل ان پر طاری ہوتی ہے ولا ینفقون الا وھم کارھون فلا تعجبک اموالہم ولا اولادہم انما یرید اللّٰہ لیعذبہم بہا فی الحیٰوۃ الدنیا وتزھق انفسہم وھم کافرون ۰ اور منافق خرچ نہیں کرتے۔ مگر اس حال میں کہ وہ دل سے ناپسند کرتے ہیں۔ یعنی بشاشت قلبی سے وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں اپنے مالوں کو خرچ نہیں کرتے۔ اللہ فرماتا ہے ان کے مال اور ان کی اولاد تمہارے دل میں خوشی اور انبساط کا موجب نہ ہوں۔ اور ان کی حالت کو اچھا نہ سمجھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے مال اور اولاد کے ذریعہ دنیوی زندگی میں انہیں عذاب دینا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ وہ کافر ہونے کی حالت میں اس دنیا سے کوچ کر جائیں پھر اللہ تعالیٰ نفاق کے پیدا ہونے کا ایک سبب دولت مندی کے بعد اللہ تعالیٰ کے راستہ میں عدم انفاق بیان فرماتا ہے۔ ومنہم من عاھد اللّٰہ لئن آتانا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصالحین فلما اتاھم من فضلہ بخلوا بہ وتولوا وھم معرضون فاعقبہم نفاقا فی قلوبہم الیٰ یوم یلقونہ بما اخلفوا اللّٰہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ..... انہیں مال و دولت دے گا۔ تو ہم ضرور صدقہ و خیرات کریں گے۔ اور ہم ان نیک لوگوں میں سے ہوں گے جو اپنے حقوق اور فرائض کو پورے طور پر بجا لاتے ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے حصہ دیا۔ اور وہ مالدار اور دولت مند بن گئے تو انہوں نے اس میں بخل سے کام لیا۔ اور اپنے عہد سے پھر گئے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے سلسلے کو ان کے مال کی ضرورت تھی۔ لیکن انہوں نے اس کے راستہ میں خرچ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ایسی حالت میں انہوں نے مونہہ موڑا۔ گویا کہ وہ نیکی سے اعراض کرنے والے ہیں۔ پس اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا۔ اس کی خلاف ورزی کی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل کے نتیجہ میں انہیں نفاق دیا اس روز تک کہ وہ اس سے ملیں گے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کو لازمی طور پر جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب ان سے خدا تعالیٰ کے راستے میں چندے دینے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو وہ اپنی آمد غلط بتاتے ہیں۔ تا انہیں چندہ کم دینا پڑے۔ اور جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور مومن جس کا خدا سے یہ عہد ہوتا ہے کہ وہ خدا کے دیئے ہوئے مال سے اس کے دین کے لئے خرچ کریں گے۔ اس کی خلاف ورزی کرتا ہے

وہ دوست جن کی آمد بہت قلیل تھی۔ لیکن اب ان کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دیئے۔ کہ ان کی آمد پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو گئی ہاں وہ دوست بھی جو پہلے چند سو روپیہ کے مالک تھے لیکن اب وہ ہزاروں روپیہ کے مالک ہیں پہلے وہ ادنیٰ عہدہ پر تھے۔ لیکن اب کرنل اور جرنل اور دیگر معزز عہدوں پر سرفراز ہیں۔ وہ غور کریں کہ آیا وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کا شکریہ ادا کرنے والے ہیں۔ اور اس کے دیئے ہوئے مال سے باشرح چندہ ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔

مجھے امید ہے۔ کہ جن تمام دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فراخی اور انہیں مال و دولت عطا کی ہے۔ وہ مومنوں کا طریق اختیار کریں گے اور اس پر قائم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا بوجہ خرابی جگر بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ دعا گو مولوی محمد صدیق احمدی محلہ ملکیاں جلال پور جٹاں۔

ایک ہونہار احمدی نوجوان کی عدیم النظیر کامیابی

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے بزرگان کی دعاؤں کے طفیل اللہ کریم نے عزیز عبد السلام ایم اے (پنجاب) رینگلر (کیمبرج یونیورسٹی) کو ٹرائپوز (ترکس) کے امتحان میں کیمبرج میں اول پوزیشن بخشی ہے۔ عزیز نے صرف ۱۸ ماہ میں تین سال کا کورس ختم کیا۔ اور پھر اللہ کا شکر ہے۔ کہ اس نے عزیز کی لاج رکھ لی۔ اور اول پوزیشن دے دی۔ عزیز جماعت احمدیہ کا ایک ممبر ہے۔ جس کو مولا کریم نے اپنے خاص الخاص فضل سے میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے دپاس کورس) بی اے آنرز (انگریزی) ایم اے (حساب) پنجاب یونیورسٹی سے اور بی اے آنرز حساب اور بی۔ اے آنرز (ترکس) کیمبرج میں اول رہنے کا فخر بخشا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں ایسی کوئی مثال نہیں۔ کہ کسی طالب علم کو یہ اعلیٰ درجہ کا اعزاز نصیب ہوا ہو۔ سچ ہے کہ عزیز نے یونیورسٹی کے امتحانات میں نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کر دیا ہے۔ یہی حضرت خلیفۃ المسیح کا منشا تھا۔ کہ ہمارے نوجوان جس کام میں ہاتھ ڈالیں۔ تو بنیاد ڈالیں۔ کہ کمال حاصل کریں۔ میں اس نادر کامیابی پر حضرت خلیفۃ المسیح اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ دوست دعا فرمائیں۔ کہ عزیز کی عمر دراز ہو۔ اور سلسلہ عالیہ اور اسلام اور ملک کا صحیح معنوں میں خادم ثابت ہو۔ (محمد حسین ہیڈ کلرک ڈیویژنل انسپکٹر مدارس ملتان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان)

ربوہ میں درس القرآن

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں نظارت تعلیم و تربیت کے انتظام کے ماتحت رمضان المبارک میں درس القرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے مطالب پر آگاہی حاصل کرنے کا یہ نادر موقعہ ہوتا ہے۔ احباب جماعت کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں اپنی بعثت کا یہ مقصد تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے جبکہ تورات سے عمل اٹھ چکا تھا۔ اور مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے جب کہ قرآن کریم پر سے عمل اٹھ چکا تھا۔ گویا مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہی قرآن کریم کی اشاعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ یحی الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ) کہ دین کو زندہ کرنا۔ اور شریعت کو قائم کرنا مسیح موعود کا کام ہے۔ پس احباب جماعت اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ اور درس القرآن سے فائدہ اٹھا دیں۔ ۲۷-۲۸ جون کو رمضان شروع ہو جائے گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

تعلیم الاسلام کالج کا داخلہ اکتوبر میں ہوگا!

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ امسال تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ ماہ اکتوبر ۴۹ء میں موسمی تعطیلات کے بعد ہوگا۔ یونیورسٹی کے ایک سرکلر کے ماتحت۔ لاہور کے تمام کالجوں میں ایف اے اور بی اے کا داخلہ موسمی تعطیلات کے بعد ہو رہا ہے۔ (پرنسپل)

نوجوانوں کیلئے مرکز پاکستان ربوہ میں رہائش کا نادر موقعہ

نظارت بیت المال کو اس وقت پندرہ اچھے کلرکوں کی ضرورت ہے۔ میٹرک پاس نوجوانوں کو ۵۰-۲-۳۰ کے گریڈ میں گنشر دع میں۔ ۳۰ ماہوار تنخواہ ۱۵ اور ۳۰ مہنگائی الاؤنس کل مبلغ ۴۴ ماہوار اور رہائش کے لئے جگہ دی جائے گی کھانے کا لنگر خانہ میں خاطر خواہ انتظام ہے۔ جہاں سے ۱۲ روپے ماہوار میں دونوں وقت کھانا مل سکتا ہے۔ آب و ہوا اچھی اور موسم برسات میں خوشگوار ہوتی ہے خواہشمند دوست اپنی درخواست معہ نقول اسناد وغیرہ مقامی صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد بھجوا دیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کی طرف سے درس القرآن کا انتظام

حسب سابق اس سال بھی لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن نے رمضان المبارک میں درس قرآن مجید کا انتظام کیا ہے۔ پہلے ہفتہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری۔ دوسرے ہفتہ اہلیہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس مرحوم تیسرے ہفتہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد اللہ خان صاحب اور چوتھے ہفتے رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ ماڈل ٹاؤن درس دیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۱۹۲ میں عبد الرشید ولد محمد اسمٰعیل صاحب عمر ۳۰ سال قوم خواجہ آتو ل سکونتی ڈھڈہ بلاک سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں چونکہ میرے والد صاحب صحیح حیات ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں کبھی کبھی تجارت یا ملازمت کر لیا کرتا ہوں۔ لیکن آج کل بوجہ بیماری کے بیکار ہوں سر دست مجھے ذاتی خرچ کے لئے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار مل جایا کرتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ دسویں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر بعد ازاں کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:۔ عبد الرشید بقلم خود گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔ گواہ شد:۔ شمس الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈھڈہ بلاک خصوصی مذکور۔ بشیر الدین محمود احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ

وصیت ۱۱۱۹۳ میں الٰہی بخش ولد محمد بخش صاحب قوم خواجہ اتول عمر ۵۰ سال ڈھڈہ بلاک سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے قریباً چودہ بیگھہ زرعی زمین واقعہ چاہ تاباں والا موضع موضع ڈھڈہ بلاک تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔ قیمتی اندازاً چودہ سو روپیہ ۱۴۰۰/- اور ایک عدد رہائشی مکان پختہ بہ سالم واقعہ موضع مذکورہ محلہ شیخاں قیمتی اندازاً پندرہ سو روپیہ اور ایک عدد مکان کا نصف حصہ قیمتی اندازاً ۵۰۰/- پانچسو روپیہ ایک عدد حویلی کا ۱/۲ قیمتی سولہ ۱۶۰۰/- (سولہ سو روپیہ) ایک عدد آئیل انجن آٹے کی مشین دس ہارس پاور بلیک سٹون لیکر عہدہ کارخانہ کا نصف حصہ قیمتی اندازاً ایک ہزار ۱۰۰۰/- روپیہ جس کی مجموعی قیمت چھ ہزار روپیہ ۶۰۰۰/- بنتی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ مذکورہ بالا انجن کے ذریعہ مجھے نصف حصہ کی آمد ۶۰/- روپیہ ماہوار ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن کرتا ہوں کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور

بعد وصیت کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ شیخ الٰہی بخش بقلم خود گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل سیکرٹری تبلیغ۔ علی گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل سیکرٹری تبلیغ۔ گواہ شد:۔ شجاعت انسپکٹر بیت المال:۔ گواہ شد:۔ عبد الرشید زعیم خدام الاحمدیہ گواہ شد:۔ شیخ شمس الدین بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈھڈہ بلاک

وصیت ۱۱۱۹۴ میں میاں داحد ولد ہدایت اللہ صاحب قوم کرپال پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال مکھو دالہ سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل مویشی ملکیت ہیں دو عدد بیل قیمتی اندازاً ایک سو ستر روپے ایک عدد بھینس مادہ ایک سو تیس روپے۔ ایک عدد گھوڑا قیمت چالیس روپے ایک عدد گدھی قیمتی اندازاً ۴۰/- (چالیس روپے)۔ اندازاً کل جائداد کی قیمت ۳۸۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی جائداد یا ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ العبد میاں داحد بقلم خود گواہ شد بشیر الدین احمد سیکرٹری مال ڈھڈہ بلاک گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ شمس الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔

نوٹ:۔ میں کچھ کاشتکاری بھی کیا کرتا ہوں۔ جس کے ذریعے ۴۰/- روپے سالانہ آمد ہو جایا کرتی ہے۔ میں اپنی سالانہ آمد کا دسواں حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔

وصیت ۱۱۲۰۰ میں اقبال بیگم صادقہ زوجہ راجہ بشیر الدین احمد صاحب قوم جنجوعہ راجپوت ۲۳ ڈھڈہ بلاک سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ میرا زیور جو مجھے والدین کی طرف سے ملا ہے۔ سونا ایک تولہ ہے۔ جو زیور مجھے خاوند محترم کی طرف سے بعوض حق مہر ملا ہے۔ جو سوا تولہ ہے و سونا چونکہ نصف حق مہر مبلغ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپیہ ابھی وصول کرنا ہے ہوں۔ گویا کل رقم معہ سونا ۲۵۰/- دو سو پچاس روپیہ ہوئی اور میرا والدین کی طرف سے ملا ہوا سونا کی قیمت مبلغ ایک سو چالیس ۱۴۰/- روپیہ ہے۔ کل جائداد مبلغ ۳۹۰/- روپے ہوئی۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد کا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ذمہ یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ وصیت بذا سے منہا قرار دی جائے گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی اور جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ اقبال بیگم صادقہ گواہ شد:۔ شمس الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈھڈہ بلاک گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال گواہ شد:۔ بشیر الدین خاوند موصیہ:۔

وصیت ۱۱۲۱۸ میں غلام عزت ولد محمد الدین صاحب عمر ۵۰ سال سکنہ ڈسکہ ڈاک خانہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان جس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ سارے مکان کی قیمت کل ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ نصف یعنی سو روپیہ کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ نیز جو جائداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ غلام عزت سیالکوٹی گواہ شد:۔ غلام رسول دیہاتی مبلغ ڈسکہ گواہ شد:۔ بقلم خود عبد الغنی سیکرٹری مال

قوانین کارخانہ جات کی پابندی تمام مالکان پر لازمی ہے

خلاف ورزی کرنے والوں کو سختی سے سزا دی جائیگی

لاہور ۲۱ جون۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ قوانین کارخانہ جات کی شرائط و احکام کی خلاف ورزی پر خواہ وہ عمداً کی جائے یا سہواً سختی سے سزا دی جائے۔ آئندہ مجرم قانون کے مطابق سزا کے مستوجب ہونگے۔ اب تک حکومت نے اس سلسلے میں نرمی اختیار کر رکھی تھی کیونکہ تقسیم کے بعد صوبے کے حالات غیر معمولی ہو گئے تھے۔ اور متروکہ کارخانوں کے الاٹی قوانین سے بخوبی واقف نہیں تھے۔ اس کے علاوہ حکومت کو سب سے زیادہ فکر صنعت کی بحالی کا تھا۔ مگر اب وقت آ گیا ہے کہ نرمی کے رویہ کو ترک کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ بے جا نرمی صنعتی ترقی کیلئے مضر ثابت ہوگی۔ انڈین فیکٹریز ایکٹ مجریہ ۱۹۳۴ء اور پنجاب فیکٹریز ایکٹ مجریہ ۱۹۳۶ء ان تمام فیکٹریوں پر عائد ہوتا ہے جس میں بیس سے زیادہ آدمی کام کرتے ہوں۔ اور صنعت میں مشینی طاقت استعمال میں آتی ہے۔ روئی اوٹنے کے کارخانوں۔ برف خانوں اور دوسرے موسمی کارخانوں کے لئے کام کرنے والوں کی تعداد جو اس ایکٹ کے تحت لانے کے لئے کافی ہے۔ ایسی تمام فیکٹریوں کے مالک اگر درج رجسٹر نہ ہوئے ہوں۔ تو انہیں چاہیئے کہ چیف انسپکٹر آف فیکٹریز کو رجسٹریشن کیلئے درخواست دیں ایسا نہ کرنے پر ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

مغربی پنجاب میں آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن کی مقبولیت

لاہور ۲۱ جون:۔ آج محترمہ بیگم شاہنواز نے ایک بیان میں آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ایسوسی ایشن مغربی پنجاب میں دن بدن مقبول ہوتی جا رہی ہے۔ تمام اضلاع میں اس کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور خواتین نہایت ذوق و شوق سے اس کی سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہیں۔ چنانچہ ہر ضلع سے سینکڑوں کی تعداد میں رکنیت کے فارم موصول ہو رہے ہیں۔ امید ہے چند ماہ کے اندر اندر اراکین کی تعداد دو لاکھ تک جا پہنچیگی۔ ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بیگم شاہنواز نے فرمایا تعلیمی ترقی اقتصادی بہتری اسلامی تعلیمات کے مطابق ثقافتی نظام کی از سر نو تعمیر اور خواتین کی بین الاقوامی انجمنوں سے تعلقات کا قیام وہ اہم امور ہیں۔ جو ایسوسی ایشن کے لائحہ عمل میں شامل ہیں۔ چنانچہ ضلع وار تنظیموں کو مضبوط سے مضبوط تر بنا کر کھوس کام کے ذریعہ ان مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کیا کرے گی

(سٹاف رپورٹر)

اشیاء کے تبادلہ پر بین المستعمراتی کانفرنس

کراچی ۲۱ جون۔ کراچی میں آج سے اشیاء کے تبادلہ پر ہندوپاکستان کے درمیان بین المستعمراتی کانفرنس ہو رہی ہے۔ ہندوستانی وفد کی قیادت جو بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ گیا ہے کامرس سیکرٹری مسٹر سی سی ڈیسائی کریں گے۔ سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ دو اراکین میں حسب ذیل حضرات ہوں گے:۔

مسٹر ملک فیروز خاں مسٹر کرامت اللہ اور مسٹر ایم بی احمد محکمہ تجارت۔ مسٹر زیڈ ایچ خان اور خان بہادر نظام الدین محکمہ بحالیات۔ ڈاکٹر نذیر احمد محکمہ امور اقتصادی مسٹر جے بی شرف اور مسٹر انور علی محکمہ مالیات۔ مسٹر اعجاز احمد محکمہ غذا۔ مسٹر اے ہلالی اور مسٹر محمد اسلم خاں محکمہ امور خارجہ۔ مسٹر جی فاروق مسٹر اے خلیلی اور مسٹر نصیر احمد محکمہ صنعت۔ مسٹر حبیب اللہ۔ مسٹر ڈکسن اور مسٹر زید اے خاں مشیر ہوں گے۔

محکمہ تار و ڈاک میں ہڑتال کی صورت حال

لاہور ۲۱ جون۔ مغربی پنجاب کے محکمہ تار و ڈاک میں سست روی کی ہڑتال کو شروع ہوئے دو ہفتے گذر چکے ہیں۔ ابتدا میں بے شمار پیغامات اکٹھے ہو گئے تھے۔ پہلے تین چار روز تو یہ حالت رہی کہ سات سو سے ایک ہزار تک کی تعداد میں روزانہ تار بچ رہے تھے۔ بعد میں افسران نے اس صورت حال پر قابو پا لیا حتیٰ کہ ۱۷ جون کو نصف شب کے قریب صرف تین سو تار باقی تھے۔ ۱۸ جون کو ۱۷ باقی رہ گئے اور ۱۹ تاریخ کو کوئی تار بھی باقی نہ رہا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہڑتال کے دنوں میں لاہور اور دہلی کے درمیان تار کا تعلق کسی مرحلے پر بھی نہیں ٹوٹا۔

(سٹاف رپورٹر)

پاکستان میں گیہوں کی فصل کا دوسرا تخمینہ

کراچی ۲۰ جون۔ ۴۹-۱۹۴۸ء کے لئے پاکستان میں گیہوں کی پیداوار کے دوسرے تخمینہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گیہوں کی کاشت کا رقبہ ۵۹۶۲۰۰۰ ایکڑ تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رقبہ میں ۷ء۷ فی صدی کا اضافہ ہوا

پاکستان میں اس فصل کے رقبہ میں عمومی اضافہ ہوا۔ البتہ بلوچستان ۹ء۷ فی صدی کی کمی ہوئی۔ اس فصل کے رقبہ میں موافق موسمی حالات کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اضافہ سندھ میں ہوا ہے۔

برطانیہ میں تعمیر نو کا سب سے بڑا منصوبہ تیار ہو گیا

جنوبی ویلز کی ترقی کا خاکہ

لندن ۲۰ جون۔ جنگ کے بعد برطانیہ میں تعمیر نو کا سب سے بڑا منصوبہ تیار ہو گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ویلز کے نصف جنوبی حصے کو ترقی دی جائے۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں کوئلے کی بڑی بڑی کانیں موجود ہیں۔ جہاں صنعت زوروں پر ہے اور جہاں معاشی ترقی اور تنزل کے زیر و بم سے بڑا نقصان پہنچتا رہا ہے۔ یہ منصوبہ اول لائن اور سر ہربرٹ جیکسن کا تیار کیا ہوا ہے۔ یہ دونوں شہری منصوبہ بندی کے ماہر ہیں اور انہیں شہری اور دیہاتی منصوبہ بندی کی وزارت نے ۱۹۴۵ء میں حکم دیا تھا کہ وہ ایک مکمل اور جامع منصوبہ تیار کریں۔ اس منصوبہ میں کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے ان لوگوں کے مستقبل پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ جو برطانیہ کی ۱۹۳۹ء میں بیمہ شدہ آبادی کا ایک تہائی حصہ ہیں۔ ۱۸۷۰ء سے ان کانوں کی پیداوار بڑھ رہی ہے ۱۹۱۳ء میں یہ پانچ کروڑ ستر لاکھ ٹن سالانہ تک پہنچ گئی۔ جو برطانیہ میں کوئلے کی کل پیداوار کا ۲۰ فیصدی حصہ ہے۔

۱۹۴۵ء میں قابل فروخت پیداوار دو کروڑ پانچ لاکھ ٹن تھی۔ اس کے بعد پیداوار میں اضافہ تو ہو رہا ہے لیکن معمولی رفتار سے۔ بے روزگاری کے اعداد و شمار بھی یہی کہانی سناتے ہیں۔

۱۹۱۳ء۔ دو لاکھ ۳۵ ہزار۔

۱۹۳۸ء۔ ایک لاکھ چھتیس ہزار۔

۱۹۴۷ء۔ ایک لاکھ بیس ہزار۔

۱۹۱۳ء میں برآمد تین کروڑ پچاس لاکھ ٹن تھی ۱۹۳۸ء میں ایک کروڑ ستر لاکھ اور ۱۹۴۷ء کے وسط میں صرف ۳۴ لاکھ ٹن۔

جنوبی ویلز کی وادیوں میں رہنے والے لوگوں کی یاد بہت تیز ہے۔ انہیں یاد ہے کہ ۱۹۳۰ء کے معاشی بحران کے نتائج کتنے برباد کن تھے ۱۹۳۷ء میں برطانیہ میں بے روزگاری کا مجموعی تناسب دس فیصدی تھا۔ لیکن جنوبی ویلز میں ۲۳ فیصدی تھا۔ لوگ چاہتے ہیں انہیں یقین دلایا جائے کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ اس کے بعد جنوبی ویلز میں سینکڑوں نئے کارخانے کھلے۔ دوسرا قدم دوسرا منصوبہ ہے۔ جس میں اس علاقے کی بہتری کے لئے ہر قسم کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ (ب۔ ا۔ س)

ڈاکٹر محمود حسن کا دورہ بہاولپور

کراچی ۲۰ جون .... وزارت دفاع حکومت پاکستان کے نائب وزیر ڈاکٹر محمود حسن نے ریاست بہاولپور کے مختلف مقامات کا تین دن تک دورہ کیا اور ۲۰ جون کو صبح کراچی واپس آ گئے۔ آپ نے سرحدی علاقہ بالخصوص ریاست بیکانیر اور بہاولپور کی درمیانی سرحد کا معائنہ کیا موصوف کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ریاست بہاولپور کی سرحد پر بسنے والے لوگوں میں کافی انضباط و اعتماد پایا جاتا ہے۔ اور کاشتکاری کا کام نہایت سرگرمی سے جاری ہے۔ ریاست بیکانیر کی طرف سے جو اکثر چھوٹے حملے ہوتے رہتے ہیں ان کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا نہیں ہوا۔ ڈاکٹر محمود حسن نے بتایا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ گاؤں کے لوگوں اور حکومت کے افسروں میں اشتراک عمل ہے۔

ڈاکٹر محمود حسن نے ریاست بہاولپور کی پرانی فوج کے بہت سے یونٹوں کا معائنہ کیا۔ یہ یونٹ اب پاکستانی فوج میں شامل کر لئے گئے ہیں۔ موصوف نے جی۔ او۔ سی اور فوج کے دیگر افسروں سے ملاقات کی اور فوجیوں کو درست اور چاق چوبند حالت میں دیکھ کر نہایت خوش ہوئے

ڈاکٹر محمود حسن ریاست کی بہت سی منڈیوں میں تشریف لے گئے۔ آپ نے چیداآباد کی منڈی میں خاص طور پر دلچسپی لی۔ کیونکہ یہ منڈی ریاست کے غلہ کی ذخیرہ گاہ کہلاتی ہے۔

بے روزگاری کی تحقیقاتی کمیٹی کی طرف سے سوالنامہ

لاہور ۲۱ جون۔ شہری آبادی میں بیکاری کی نوعیت اور وسعت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے مغربی پنجاب میں بے روزگاری کی تحقیقاتی کمیٹی نے ۳۰ نکات پر مشتمل ایک سوالنامہ رائے عامہ دریافت کرنے کے لئے جاری کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں دلچسپی رکھنے والے اصحاب سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے جواب براہ راست کمیٹی کے سیکرٹری کو سیکرٹریٹ لاہور کے پتہ پر ۱۵ جولائی ۱۹۴۸ء تک بھیج دیں۔

قوانین کارخانہ جات کی پابندی تمام مالکان پر لازمی ہے

لاہور ۲۱ جون۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ قوانین کارخانہ جات کی شرائط و احکام کی خلاف ورزی پر خواہ وہ عمداً کی جائے یا سہواً سختی سے سزا دی جائے۔ آئندہ مجرم قانون کے مطابق سزا کے مستوجب ہونگے۔ اب تک حکومت نے اس سلسلے میں نرمی اختیار کر رکھی تھی۔ کیونکہ تقسیم کے بعد صوبے کے حالات غیر معمولی ہو گئے تھے اور متروکہ کارخانوں کے الاٹی قوانین سے بخوبی واقف نہیں تھے اس کے علاوہ حکومت کو سب سے زیادہ فکر صنعت کی بحالی کا تھا۔ مگر اب وقت آ گیا ہے کہ نرمی کے رویہ کو ترک کر دیا جائے کیونکہ یہ بے جا نرمی صنعتی ترقی کیلئے مضر ثابت ہوگی۔ انڈین فیکٹریز ایکٹ مجریہ ۱۹۳۴ء اور پنجاب فیکٹریز ایکٹ مجریہ ۱۹۳۶ء الانعام